دینی مدارس.....................
اصلاح احوال کیلئے چند گذارشات!!

پاکستان کے دینی مدارس میں نئے تعلیمی سال کا آغاز عموماً ماہ شوال میں ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر اہل مدارس اپنے اپنے نظام کا از سر نو جائزہ لیتے ہیں۔ اور بعض بڑی تبدیلیاں کرتے ہیں۔ تاکہ بہتر سے بہتر نتائج حاصل کئے جاسکیں۔ اسی مناسبت سے چند گذارشات پیش کرنے کی جسارت کر رہے ہیں لیکن اس وضاحت کے ساتھ کہ اس کے پہلے مخاطب ہم خود ہیں۔ اور ثانیا ہمارا یہ دعویٰ ہرگز نہیں کہ جو معروضات ہم پیش کر رہے ہیں وہ حرف آخر ہیں بلکہ یہ مدارس کے نظام اور طریقہ کار کو بہتر بنانے کی ایک کوشش ہے امید ہے اہل مدارس اسی تناظر میں اس کو پڑھیں گے۔

پاکستان میں دینی مدارس کی تعداد ہزاروں میں ہے بڑے شہروں سے لیکر دیہاتوں تک یہ مدارس بڑی خاموشی کے ساتھ دینی ملی، رفاہی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ لیکن یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ یہ تمام مدارس کسی خاص نظام کے پابند نہیں ہیں بلکہ ہر مدرسہ اور جامعہ اپنی جگہ پر آزاد اور خود مختار ہے۔ اور اپنا اپنا نظام رکھتا ہے۔ جنہیں مہتمم حضرات اپنی فکر و دانش کے مطابق مرتب کرتے ہیں۔ اور ادارے کے مفادات کو بطور خاص ملحوظ خاطر رکھتے ہیں۔ طلبہ کے داخلے، اخراج، طریقہ تدریس، نصاب تعلیم، تعلیمی اوقات، تعطیلات، امتحانات، نتائج اسناد کے اجراء کا اپنا ہی طریقہ کار ہے۔ اور افسوس ناک پہلو یہ ہوتا ہے کہ جو نظام بنایا جاتا ہے۔ اس کی پابندی بھی نہیں کی جاتی اور بعض مفادات کی خاطر بے ضابطگیاں کی جاتی ہیں اکثر مدارس میں اداری نظام نہ ہونے کے برابر ہے جس کی وجہ سے ادارے کا قیمتی ریکارڈ تلف ہو جاتا ہے۔

اس لئے ہماری تمام دینی مدارس کے مہتمم حضرات اور ناظمین سے التماس ہے کہ وہ درج ذیل امور کا بغور جائزہ لیں اگر تو وہ ان امور کی پابندی کر رہے ہیں تو بہت عمدہ بات ہے ورنہ اس کا لحاظ کریں۔ جس سے ان کے ادارے میں حسن پیدا ہوگا۔ اور نتائج بھی اچھے آئیں گے۔

۱) داخلہ فارم جس میں شرائط داخلہ ساتھ ساتھ وہ تمام قواعد وضوابط درج ہوں جن کی پابندی طالب علم دوران تعلیم کرے گا۔ داخلہ فارم پر ہی طالب علم کے ہمراہ اس کا حقیقی سرپرست بھی ایک اقرار نامہ پر دستخط کرے۔ کہ وہ طالب علم کے قول وفعل کا ذمہ دار ہوگا اور کسی قسم کی قانون شکنی کی صورت میں وہ جواب دہ ہوگا۔

داخلہ فارم پر ہر طالب علم کے مکمل کوائف طلب کئے جائیں۔ جس میں نام کے ساتھ ولدیت، تاریخ پیدائش، تعلیمی اہلیت اور مکمل پتہ و فون نمبرز وغیرہ۔

۲) رجسٹر داخل خارج: یہ کسی بھی تعلیمی ادارے کی اہم دستاویز ہے۔ جس میں داخل ہونے والے تمام طلبہ کے کوائف درج کئے جاتے ہیں۔ اور بصورت اخراج اس کے اسباب وعلل بھی لکھے جاتے ہیں لہٰذا اس کا اہتمام کرنا ہر مہتمم کی ذمہ داری ہے تاکہ ریکارڈ درست رہے۔

۳) حاضری رجسٹر: طلبہ کی یومیہ، صبح وشام یا ہر پیریڈ کی حاضری کیلئے رجسٹر حاضری بے حد ضروری ہے۔ تاکہ طالب علم کی کارکردگی کا جائزہ لیا جاسکے۔ اور عدم حاضری کی شکل میں اسکا محاسبہ ہو سکے۔ طالب علم کے نیک چال چلن کو ملاحظہ کرنے کیلئے یہ ریکارڈ انتہائی ضروری ہے۔

۴) نصاب اور طریقہ تدریس: کسی بھی تعلیمی ادارے کا مقرر کردہ نصاب، اس کی زینت ہے۔ جس کی تکمیل اساتذہ کرام کی ذمہ داری ہے۔ چونکہ نصاب پورے سال پر محیط ہوتا ہے لہٰذا بہتر ہے کہ اس کی ششماہی حد بندی کر دی جائے اور ہر ماہ اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ تدریس کی رفتار درست جا رہی ہے یا نہیں۔ اسی طریقہ تدریس کا بھی تعین کیا جائے اور اساتذہ کو اسکا پابند کیا جائے۔

۵) امتحانات: یہ ہر تعلیمی ادارے کا نہایت اہم حصہ ہے۔جس کے ذریعے طلبہ کی اہلیت، صلاحیت اور قابلیت کا جائزہ لیا جاتا ہے۔سال میں کم از کم دو امتحان بے حد ضروری ہیں اور امتحانات نہایت منصفانہ اور امانتداری کے ساتھ منعقد ہوں اور اس کے نتائج حقائق پر مبنی ہوں۔تاکہ طلبہ اساتذہ اور انتظامیہ کی کارکردگی سامنے آسکے۔پاس اور فیل طلبہ کی نشاندہی کی جائے ادارہ امتحان ہی رزلٹ کارڈ وغیرہ جاری کرنے کا مجاز ہو۔امتحانات کے نتائج کا اندراج خصوصی رجسٹر میں کیا جائے۔جس میں طالب علم کے رول نمبر کے ساتھ اس کا نام اور ولدیت کا ذکر ضروری ہو۔

۶) اسناد اور سرٹیفکیٹ کا اجراء: اس کے لئے ادارہ تعلیم الگ رجسٹر جاری کرے جس مین طلبہ کے مکمل کوائف درج کئے جائیں۔اور اس کے لئے خصوصی فارم ہو جس میں طالب علم کا وہ نام جو وہ سند پر چاہتا ہے، جائے پیدائش اور تاریخ پیدائش کا اندراج کیا گیا ہو۔

۷) طلبہ کے والدین سے رابطہ: دوران تعلیم ادارے کا طلبہ کے والدین کے ساتھ اہم قریبی رابطہ رہنا چاہئے طلبہ کی کارکردگی سے انہیں آگاہ کرنا بے حد ضروری ہے کم از کم سالانہ امتحانات کے نتائج سے انہیں مطلع کرنا چاہئے۔اس کیساتھ طالب علم کا ادارے کے ساتھ حسن سلوک اور رویہ نظم وضبط کی پابندی یا اس کی شکایات والدین کو آگاہ رکھا جائے۔اس پوری خط وکتابت کا ریکارڈ بھی محفوظ رکھا جائے۔

۸) عوامی رابطہ: ہر تعلیمی ادارہ اپنی ضرورت کیلئے عوام سے رابطہ رکھتے ہیں جس کیلئے خطوط ارسال کئے جاتے ہیں یا ان کے جوابات یا استفسارات موصول ہوتے ہیں۔ان کا الگ الگ رجسٹر ہو جس میں آمد و روانگی خطوط کا اندراج ہو۔اس سے ریکارڈ درست رہتا ہے، علاوہ ازیں ان خطوط کی نقل فائل میں لف کی جائے تاکہ بوقت ضرورت کام آسکے۔

۹) اساتذہ کرام کے کوائف: تعلیمی ادارے میں اساتذہ کرام کو خاص مقام حاصل ہے ان کی تقرری کرتے وقت ان کے مکمل کوائف حاصل کئے جائیں اور خاص کر تعلیمی اسناد کی نقول اساتذہ کی فائلوں میں لگائی جائیں۔اسی طرح ان کی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ بھی ان کی فائل میں لگائی جائے۔اساتذہ کرام کی حاضری رخصت کا ریکارڈ محفوظ رکھا جائے۔کلاسوں کی باقاعدہ حاضری کو یقینی بنانے کیلئے ان کی پڑتال کی جائے۔یہی ریکارڈ ان کی ترقی وتنزلی کا سبب بننا چاہئے۔

۱۰) فارغ التحصیل طلبہ کا ریکارڈ: یہ ہر تعلیمی ادارے کا نہایت قیمتی اثاثہ ہے جس کو محفوظ کرنا مہتمم کی ذمہ داری ہے ادارے میں جتنے بھی شعبے ہوں، مثلاً شعبہ تحفیظ القرآن، قسم ثانویہ، یا عالیہ یا عالمیہ ان سے فارغ ہونے والے طلبہ کا الگ الگ رجسٹر موجود ہو۔

۱۱) مہمانوں کی کتاب: ہر ادارے کی کارکردگی کا جائزہ لینے کیلئے اکثر و بیشتر مہمانان اور اہم شخصیات اداروں میں آتی ہیں۔ان حضرات کے تاثرات کو خاص رجسٹر میں درج کروایا جائے۔کیونکہ یہ ایک اہم دستاویز ہے۔جو ادارے کی حسن کارکردگی کو اجاگر کرتی ہے۔

۱۲) کمیٹیاں یا سب کمیٹیاں: تعلیمی ادارے کی کارکردگی کو بہتر بنانے کیلئے مختلف کمیٹیاں یا سب کمیٹیاں تشکیل دی جائیں چونکہ مہتمم یا ناظم حضرات اپنی مصروفیات کی بناء پر ہر وقت جائزہ نہیں لے سکتے، لہٰذا یہ کام یہ کمیٹیاں سرانجام دیں۔اور تحریری رپورٹ مہتمم کو پیش کریں۔تعلیم کیساتھ ساتھ طلبہ کی تربیت مطالعہ کی نگرانی، صفائی کا اہتمام، ہم نصابی سرگرمیوں کیلئے بزم ادب ایسے پروگرام مرتب کرنے کیلئے اساتذہ کو ان کمیٹیوں میں شامل کیا جائے۔جو طلبہ کی اہلیت اور صلاحیت کے مطابق ان کی تربیت کریں۔اور ان کی کارکردگی کا بغور جائزہ لیں اور ان کی بہتری کیلئے سفارشات انتظامیہ کو پیش کریں اور آئندہ کیلئے لائحہ عمل مرتب کریں۔

۱۳) اجلاس: اساتذہ کرام یا انتظامیہ کے جتنے اجلاس منعقد ہوں ان کا باقاعدہ ایجنڈا ہو اور ان اجلاسوں کی مکمل روئیداد قلم بند کی جائے۔اور الگ الگ رجسٹر میں اہم فیصلوں کا ذکر کیا جائے اور ذمہ داران اس پر دستخط کریں۔اور آئندہ اجلاس میں طے شدہ امور پر عمل درآمد کا جائزہ لیا جائے۔تاکہ ادارے کی کارکردگی بہتر بنائی جاسکے۔

۱۴) مستقبل کے منصوبے: ہر تعلیمی ادارہ روز افزوں ترقی کا پورا پورا حق رکھتا ہے۔لہٰذا مستقبل کی منصوبہ بندی کرکے کیلئے گاہے بگاہے اس کا جائزہ لیا جائے۔اور وسائل کی تخصیص کے ساتھ ساتھ ترجیحات کا تعین کیا جائے اور پھر طے شدہ امور پر عمل کیا جائے۔یہ کام سابقہ کارکردگی کو پیش نظر رکھ کر کیا جائے۔

کسی تعلیمی ادارے سے بہتر نتائج حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ سازگار تعلیمی ماحول فراہم کیا جائے۔اور ایسے پروگرام ہی مرتب کئے جائیں جو تعلیم کیلئے معاون ثابت ہوں۔اس ضمن میں اہل مدارس کو چند امور کا بطور خاص اہتمام کرنا چاہئے۔

i) علمی تبادلہ خیال: مدارس میں زیر تعلیم نصاب سے

ہٹ کر ایسے محاضرات اور دروس کا اہتمام کرنا چاہئے اور اُس کیلئے ممتاز علماء اور ماہرین کی خدمات حاصل کی جائیں جو اپنے اپنے موضوعات پر متخصص ہوں۔ طلبہ ان کی گفتگو کو نوٹ کریں۔ عصر حاضر میں ایسے بے شمار عناوین ہیں جو فی الوقت دینی مدارس کے نصاب میں شامل نہیں۔ لیکن عصری جامعات میں زیر تدریس ہیں۔ علم کا یہ تبادلہ نہایت ہی مفید ہے۔ اور بہت کم وقت میں طلبہ ان موضوعات پر سیر حاصل گفتگو سن سکتے ہیں۔ اس میں طلبہ کے اندر ذہنی وسعت پیدا ہوتی ہے اور موجودہ حالات کو سمجھنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ مہتمم حضرات اس کا خصوصی اہتمام کریں۔

(ii) لائبریری کا قیام: یوں تو مکتبہ (لائبریری) ہر تعلیمی ادارے کا نہایت قیمتی اثاثہ ہوتا ہے۔ اور اسکا اہتمام کیا جاتا ہے۔ کسی ادارے کی علمی معیار کو بلند کرنے کیلئے لائبریری میں مصادر اور مراجع کی کتب کا جمع کرنا اشد ضروری ہے تاکہ اساتذہ اور طلبہ اس سے استفادہ کر سکیں۔ بالخصوص عصر حاضر کی جدید تحقیق شدہ کتب کا حصول ناگزیر ہے۔ اور لائبریری کے ماحول کو صاف ستھرا اور اچھا بنایا جائے۔ تاکہ طلبہ اس میں بیٹھ کر کتب بینی کر سکیں۔

(iii) وفود کا تبادلہ: مدرسہ یا جامعہ کے طلبہ کو دیگر ہم عصر تعلیمی ماحول کا مشاہدہ کرانا چاہئے۔ تاکہ وہ اپنے اور دوسرے اداروں کا تقابلی جائزہ لے سکیں۔ اس ضمن میں سرکاری تعلیمی اداروں میں لیجانا زیادہ مفید ہے۔ تاکہ طلبہ ان کے ساتھ مکالمہ بازی کر سکیں۔ اس سے گفتگو کرنے کا سلیقہ آتا ہے۔ اجنبیت ختم ہوتی ہے۔ اور تبادلہ خیال کرنے سے ایک دوسرے کے افکار کو سمجھنے اور اصلاح کرنے کا بہتر موقعہ ملتا ہے۔

(iv) اساتذہ کرام کی اعلیٰ تعلیم اور تربیتی ورکشاپ کا اہتمام کرنا یہ اس لئے بھی ضروری ہے۔ تاکہ اساتذہ جدید طریقہ تدریس سے آگاہی حاصل کر سکیں اور ان کے علمی استعداد میں اضافہ ہو۔

(v) عصری علوم کی تدریس: دینی مدارس کے خلاف ایک طوفان یہ بھی اٹھایا جاتا ہے کہ ان میں عصری علوم کی تدریس کا اہتمام نہیں اور مدارس دینیہ کے طلبہ اس سے آگاہی نہیں رکھتے۔ حالانکہ یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ سرکاری تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم طلبہ میں دینی علوم کا کتنا شعور ہے۔ اور وہ اپنے بارے میں کتنی معلومات رکھتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان اداروں میں دینی علوم کو رواج دیا جائے مگر افسوس کہ ایسا نہیں ہے۔ دینی مدارس میں اکثر جگہ عصری علوم کا اہتمام ہے لیکن اسکو مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ طلبہ اس سے مستفید ہو سکیں۔

(vi) تخصیص: کسی بھی تعلیمی ادارے کی اصل شان اس میں کرائے جانے والے تخصص سے ہوتی ہے دینی علوم کی تکمیل کے بعد طلبہ میں مختلف رجحانات ہوتے ہیں ان میں علمی استعداد رکھنے والے طلبہ کو تخصص کے درجہ میں شریک کرنا چاہئے۔ وہ تفسیر علوم القرآن، حدیث، یا علوم الحدیث، اور اسی طرح فقہ یا علوم الفقہ کسی ایک موضوع پر مہارت حاصل کرے۔ تاکہ عملی میدان میں آنے سے پہلے پوری طرح تیار ہو جائے۔

(vii) طلبہ کی تربیت: یہ امر انتہائی افسوسناک ہے کہ دینی مدارس میں طلبہ کی تربیت پر بہت کم توجہ دی جاتی ہے چونکہ انہوں نے اسلامی پڑھ کر اسلام کی اشاعت کا کام سرانجام دینا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ ان کے اخلاق کو سنوارا جائے۔ اور ان میں اوصاف حمیدہ پیدا کئے جائیں۔ استغنی اور خودی کے جذبات پیدا کئے جائیں تاکہ دنیا سے بے رغبتی کا اظہار کرتے ہوئے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کام کریں۔

(viii) اساتذہ اور طلبہ میں روحانی تعلق: دینی مدارس کی خصوصیات میں یہ بات شامل ہے کہ ان میں پڑھانے والے اساتذہ اور زیر تعلیم طلبہ میں ہمیشہ ایک مقدس اور پاکیزہ رشتہ قائم ہوا ہے۔ اور یہ روحانی تعلق اس قدر پختہ ہوتا ہے کہ شاگرد بڑی سے بڑی مسند پر بیٹھ کر اپنے اساتذہ کا تذکرہ نہایت ادب واحترام سے کرتا ہے۔ لیکن کچھ عرصہ سے یہ تعلق کمزور ہوتا جارہا ہے۔ اور اس میں کمزوری لاحق ہونی ہے۔ لہٰذا اس کی تجدید کی ضرورت ہے۔ تاکہ اساتذہ کا احترام واکرام طلبہ کے قلب وذہن پر پختہ ہو۔ اور یہ رشتہ ہمیشہ قائم ودائم رہے۔

(ix) اکابر علماء اور سلف صالحین کا تذکرہ: طلبہ میں للّٰہیت پیدا کرنے کیلئے ازحد ضروری ہے کہ ان کے سامنے ہمیشہ اکابر علماء اور سلف صالحین کا تذکرہ نہایت ادب واحترام کے ساتھ کیا جائے۔ اور ان کے حالات زندگی دلنشین انداز میں بیان کئے جائیں۔ تاکہ طلبہ میں بھی وہ ایمانی قوت، عزم واستقلال پیدا ہو۔ جو اسلام کی سربلندی، شوکت اسلام کیلئے ازحد ضروری ہے۔

یوں تو مدارس دینیہ کی اصلاح کیلئے ہمارے اکابر علماء دانشور مفکرین ہمیشہ سرگرم عمل رہے ہیں۔ ان کی آراء وتجاویز لائق توجہ رہتی ہیں۔ یہ چند معروضات بھی دراصل انہی حضرات کے افکار کا ماحصل ہیں، ہم امید کرتے ہیں کہ اہل مدارس ان پر خصوصی توجہ فرمائیں گے۔ اور نئے تعلیمی سال کے آغاز پر اس سے استفادہ کریں گے۔ ان شاء اللہ